السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سفر میں روزہ معاف ہے لیکن کتنی مسافت پر معاف ہے؟ بینوا تؤجروا بالدلائل الصحیحۃ والثواب عند اللہ تعالیٰ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نبی ﷺ سے اس بارے میں کوئی روایت نہیں آئی جس سے یہ معلوم ہوتا ہو کہ آپ کوئی حد مقرر کی ہو۔ اذا لیس فلیس ولَمْ یَكُنْ مِنْ هَدْيِهِ ﷺ تَقْدِيرُ الْمُسَافَةِ الَّتِي يُفْطِرُ فِيهَا الصائم بحَدٍ والاصحَّ عَنه فِي ذلک شئَ۔ (زاد المعاد فی ھدی خیر العباد للامام ابن القیم ج ۱ طبع مصر قدیم ص ۱۶۲، طبع جدید)

''آپ علیہ السلام سے اس کی مسافت کے بارے میں کوئی صحیح روایت نہیں آئی جس سے اس کی حد ثابت ہوتی ہے۔''

نیز اس کے علاوہ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں :

وَقَدْ أَفْطَرَ دِحيَة بن خلیفة الکلبی فی فسر ثلاثة أمیالٍ وقال لمن صام قَدْ رَغِبَ عَن ھدی محمد ﷺ۔

''وحیہ بن خلیفہ الکلمی نے تین میل سفر کے بعد افطار کیا اور کہا جو روزہ رکھے تحقیق اس نے محمد ﷺ کے طریقے سے اعراض کیا۔''

پھر لکھتے ہیں کہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سفر کرتے تو روزہ افطار کردیتے ابھی آبادی سے تجاوز بھی نہ کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ سنت ہے اور طریقہ نبی ﷺ کا۔

عِبَرَتہ ھٰکذا وکَانَ الصَّحَابَة حِینَ ینشؤن السفر یفطرون من غیر اعتبار مجاوزۃ البیوت ویخبرون أن ذلک سنتہ وھدیہ ﷺ۔

پھر لکھتے ہیں:

قال عبید بن جبیر رکبت مَعَ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفِينَةٍ مِنَ الْفُسْطَاطِ فِي رَمَضَانَ فَلَمْ يُجَاوِزِ الْبُيُوتَ حَتَّى دَعَا بِالسُّفْرَةِ، قَالَ : اقْتَرِبْ قُلْتُ : أَلَسْتَ تَرَى الْبُيُوتَ، قَالَ أَبُو بَصْرَةَ «أَتَرْغَبُ عَنْ سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور امام احمد کی روایت میں ہے :

رَكِبْتُ مَعَ أَبِي بَصْرَةَ مِنَ الْفُسْطَاطِ إِلَى الْإِسْكَنْدَرِيَّةِ فِي سَفِينَةٍ، فَلَمَّا دَفَعْنَا مِنْ مَرْسَانَا أَمَرَ بِسُفْرَتِهِ فَقُرِّبَتْ، ثُمَّ دَعَانِي إِلَى الْغَدَاءِ وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ، فَقُلْتُ : يَا أَبَا بَصْرَةَ، وَاللَّهِ مَا تَغَيَّبَتْ عَنَّا مَنَازِلُنَا بَعْدُ؟ فَقَالَ : "أَتَرْغَبُ عَنْ سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ "قُلْتُ : لَا، قَالَ : فَكُلْ فَلَمْ نَزَلْ مُفْطِرِينَ حَتَّى بَلَغْنَا۔

نیز لکھتے ہیں :

وقال مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ أَتَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فِي رَمَضَانَ وَهُوَ يُرِيدُ السَّفَرَ أَوْ قَدْ رُحِلَتْ لَهُ رَاحِلَتُهُ وقد لَبِسَ ثِيَابَ السَّفَرِ فَدَعَا بِطَعَامٍ فَأَكَلَ فَقُلْتُ لَهُ سُنَّةٌ فَقَالَ سُنَّةٌ ثُمَّ رَكِبَ۔ قال الترمذی حدیث حسن وقال الدار قطنی فیہ فاکل وقد تقارب غروب الشمس۔

پھر لکھتے ہیں:

(وھذا الاثار صریحۃ فی انشاء السفر فی اثناء یوم من رمضان فلہ الفطرۃ سنۃ۔ انتھی کلام ابن القیم۔ (کذا فی زاد المعاد ج ۱ ص ۱۶۲

اس سب عبارت کا حاصل کلام یہ ہے کہ عبید بن جبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ابی بسرہ غفاری صحابی کے ساتھ شریک سفر ہوا۔ کشتی میں فسطاط سے رمضان کے مہینہ میں پس ابھی ہم نے گھروں سے تجاوز نہیں کیا تھا کہ آپ نے کھانا منگوایا اور کہا کہ قریب آؤ میں نے کہا کیا آپ ابی گھروں کو نہیں دیکھ رہے؟ ابوبسرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کیا تو نبی ﷺ کے طریقہ سے منہ پھیرتا ہے (اس کو ابوداؤد نے اور احمد نے روایت کیا) احمد کی روایت میں ہے۔ عبیدین جبیر کہتے ہیں کہ میں ابی بسرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہم سفر ہوا۔ فسطاط سے اسکندریہ تک کشتی میں۔ جب ہم کشتی کے قریب ٹھہرنے کی جگہ پر پہنچے تو کھانے کا آپ نے حکم دیا۔ پس آپ کھانے کے قریب ہوئے۔ پھر مجھ کو بلایا کھانا کھانے کے لئے اور یہ قصہ رمضان کا ہے۔ میں نے ابی بسرہ رضی اللہ عنہ سے کہا اللہ کی قسم ابھی تو ہماری رہائش گاہ بھی دور نہیں ہوئی تو آپ نے فرمایا کیا تو سنت رسول ﷺ سے اعراض کرتا ہے میں

نے کہا نہیں۔ آپ نے کہا پس کھا، پس ہم برابر کھاتے رہے حتی کہ ہم اپنی منزل کو پہنچے۔

محمد بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رمضان میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور وہ سفر کا ارادہ رکھتے تھے اور سواری تیاری کی ہوئی تھی اور سفری لباس پہنا اور کھانا منگوایا اور کھایا۔ میں نے کہا کیا یہ سنت ہے؟ کہا کہ سنت ہے، پھر سوار ہوئے کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے۔

اور دار قطنی میں ہے کہ سورج غروب کے قریب تھا۔

اور یہ تمام آثار اس پر دلیل صریحہ ہیں کہ جو سفر کرے رمضان کے مہینہ میں پس وہ افطار کر سکتا ہے۔ (انتہیٰ کلام ابن قیم) نیز سنن اربعہ میں بھی روایات آئی ہیں۔

اس کے علاوہ علامہ شوکانی رحمہ اللہ نے نیل الاوطار میں کہا ہے کہ جس مسافت میں قصر ہے اسی مسافت میں روزہ معاف ہے۔ نیز بعض احادیث میں ہے کہ جو طاقت رکھے روزہ رکھنے کی سفر میں وہ روزہ رکھ لے کوئی حرج نہیں۔ بہر حال مسافت کے متعلق نبی ﷺ سے تو کوئی روایت ثابت نہیں۔ اس کے متعلق مختلف آثار آئے ہیں۔ بعض مسافت ۴۸ میل بتاتے ہیں اور بعض تحقیق علامہ شوکانی رحمہ اللہ کے کذافی کتب الشروح۔ والحق عندی ماقال المحققون من علماء اھل حدیث فی مسافۃ الفطر۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ محمدیہ]

ج1ص578

محدث فتویٰ